سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: حافظ محمد سلمان الحق انوار

اتفاق واتحاد کی اہمیت وفضیلت

امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ اور فکر وتدبر کی دعوت

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمان الرحيم ۔ وان هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذالكم وصكم به لعلكم تتقون۔ (سورۃ انعام رکوع ۶ ' پارہ ۸)

ترجمہ: اور یہ کہ دین میرا سیدھا راستہ ہے پس اس راستے پر چلو اور دوسرے راہوں پر نہ چلو کیونکہ وہ راستے تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گے۔ اس کا اللہ نے تم کو تاکید سے حکم دیا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

تمہید وخلاصہ:

آپ کے سامنے جو آیت تلاوت کردی ہے' اس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتفاق واتحاد کا حکم دے کر اختلاف و انتشار سے بچنے کی تلقین فرمارہے ہیں' اس آیت سے پہلی آیات میں اللہ مشرکین وکفار کے من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کی تردید کرکے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے' والدین کی نافرمانی' اولاد کو فقر وافلاس کے خوف سے قتل کردینے' زنا بے حیائی' بلاوجہ قتل نفس' یتیم کے مال میں غیر شرعی تصرف' حرام وحلال کی خودکاری ناپ تول میں کمی جیسے جرائم کی مذمت کرکے صراط مستقیم پر چلنے کا حکم فرمارہے ہیں' کیونکہ دین دشمنوں نے اللہ کی طرف سے حلال کردہ کئی اشیاء وامور کو اپنے آپ پر حرام کردیا اور حرام چیزوں کو حلال سمجھ کر ان کے استعمال میں کوئی شرم وعار ہی محسوس نہ کرتے تھے۔ شرعی احکامات کو اپنے نفسانی خواہشات کے تابع کرکے ان کے خودساختہ حلال یا حرام ہونے کے لئے لغو اور بے بنیاد تاویلات کرتے۔ حالانکہ حضور کی بعثت اور ان پر قرآن نازل کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ اپنی خواہشات اور آرزوؤں کو قرآن وحدیث کے تابع کرکے زندگی شریعت کے مطابق گزاری جائے مگر یاروں نے پہیہ الٹا گھمانا شروع کردیا دین اور مذہب کو اپنے افکار وخیالات فاسدہ کے قالب میں فٹ کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔ شرعی احکام میں اپنی مرضی کی توجیہات وتاویلات کرنا شروع کردیں' یہی وہ مقام تھا جہاں سے لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے کا اصلی راستہ چھوڑ کر شیطانی راہوں پر چل پڑے اور یہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی کسی قوم نے اللہ اور اس کے پیغمبر کے بتائے ہوئے راہِ حق

کو چھوڑ دیا تو وہ قوم گمراہی اور اندھیروں کی وادیوں میں بھٹک گئی۔

اتفاق واتحاد:

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس تلاوت کردہ آیت اور اسی طرح دیگر آیات میں امت محمدی کو اتحاد و اتفاق کا حکم دے کر آپس میں اختلاف اور فرقہ واریت سے منع فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے:

ولاتکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ماجاء هم البینٰت و اولئک لهم عذاب عظیم (آل عمران)

ترجمہ: اور تم لوگ ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے آپس میں اختلاف وفرقہ بندی شروع کردی' حالانکہ ان کے پاس اللہ کے واضح احکام پہونچ چکے تھے اور ایسے لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔

ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب فاختلف فیه ولولا کلمة سبقت من ربک لقضی بینهم (ھود)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ ؑ کو کتاب دی (یعنی تورات) تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے سے مقرر ہوچکی ہے تو اس کا قطعی فیصلہ دنیا ہی میں ہو چکا ہوتا۔

ان دونوں آیات پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہوا ہوگا کہ پچھلی امتوں نے جب صراط مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی کے راستے اختیار کر لئے تو ان کو دنیوی واخروی بربادی کے سوا اور کچھ نہ ملا' اور اگر کوئی قوم وقتی طور پر عذاب الٰہی سے بچ بھی گئی تو اس کا بھی راز اللہ جل جلالہٗ نے خود بیان فرمادیا کہ چونکہ ایسے لوگوں کو پورا پورا عذاب آخرت میں دینے کا فیصلہ ٹھہر چکا ہے اس لئے فی الحال تو عذاب سے دنیا میں بچے ہوئے ہیں ورنہ ان کے اس جرم کا پورا پورا حساب اس دنیا ہی میں بیباق کردیا جاتا۔ قرآن نے واضح اور غیر مبہم انداز میں اسلام کی راہ طیب کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چلنے والوں سے براۃ کا اعلان کردیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دنیاً فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین (آل عمران)

ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اپنے لئے تلاش کرے گا تو اسے قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں تباہ حال لوگوں میں سے ہوگا۔

اس قسم کی کئی آیات کے سیاق وسباق سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ دین میں متفرق ہو جانا سخت گناہ اور اللہ کے نزدیک یہ فعل انتہائی ناگوار اور حرام ہے۔ اسی اختلاف اور راہ حق کو چھوڑنے سے بچنے کے لئے رسالت مآب صلعم نے فرمایا۔ میرے بعد تم بہت اختلافات دیکھو گے اس اختلاف کے وقت راہ ہدایت ونجات اسی میں ہے کہ میری سنت اور

خلفائے راشدین کی سنت کو نہایت مضبوطی سے تھام کے رکھنا۔ اور امور محدثہ سے اپنے آپ کو بچاتے رہیں۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ راہ حق کو چھوڑنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر خواہشات نفسانی پر عمل کرنے کی بیماری غالب ہو جاتی ہے۔

سید الرسل صلعم نے صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال خط لنا رسول اللہ صلعم خطا ثم قال ھذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ و قال ھذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعوا الیہ و قرء وان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ الآیہ (رواہ احمد ونسائی)

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک سیدھا خط کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دائیں بائیں کئی خطوط کھینچنے کے بعد فرمایا یہ بھی راستے ہیں جن میں ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو آج کے وعظ کے ابتداء میں تلاوت کر چکا ہوں۔ جس کا حاصل یہ کہ اگر ہدایت کا راستہ چاہتے ہو، دنیا و آخرت میں کامیابی کے خواہشمند ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ شریعت مطہرہ پر مکمل طور سے عمل پیرا رہا جائے۔ شریعت پر عمل ہی سے صحیح عقائد اور نیک وصالح اعمال حاصل ہو سکتے ہیں۔

اسی راہ حق کو اللہ تعالیٰ نے ملت ابراہیم کے نام سے بھی یاد فرمایا اور حضورؐ کو ملت ابراہیم کی پیروی کا امر دے کر فرمایا۔ ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔

"کہ اے پیغمبر تابعداری کیجئے ملت ابراہیمی کی جس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہیں"

حنفیت کا معنی کہ یہ ملت سیدھی، سچی، صاف اور فطری ہے، جس میں کسی قسم کی کجی اور افراط وتفریط کی گنجائش نہیں اس اعتدال والے راستہ کو چھوڑ کر دیگر راہوں کو اختیار کرنے والے آپس کے اختلافات، تعصبات اور تفرقوں میں پھنسنے کے بعد ذلت وپستی اور شکست وریخت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے اپنے تشخص وبقاء اور عزت و وقار کیلئے ضروری ہے کہ اسی ایک راہ مستقیم پر گامزن رہ کر حیات مستعار کو گزارا جائے۔

ناجی فرقہ:

کتب احادیث کا مطالعہ اگر آپ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ صلعم نے اپنی حیات میں امت کے اختلاف وافتراق پیدا ہونے کی پیش گوئی کر دی تھی، اور سوائے ایک جماعت کے (جو راہ حق پر ہوگی) باقی تمام فرقوں کو جہنم کا مستحق گردانا۔ فرمایا بنو اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو کر ان میں صرف ایک فرقہ ناجیہ یعنی حق پر ہوگا۔ باقی ۷۲ جہنم میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو فرقہ حق پر رہ کر کامیابی

سے ہمکنار ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا۔ ما انا علیہ و اصحابی۔

ترجمہ "وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہؓ کی راہ پر چل کر زندگی گزاریں گے"

آپ صلعم نے اپنی راہ پر چلنے والوں کے ساتھ یہ بھی فرمایا دیا کہ صحابہؓ کے راستوں پر چلنے والا بھی فلاح یافتہ جماعت میں شمار ہوگا۔ کیونکہ صحابہ بھی معیار حق ہیں ان کے نقشِ قدم کو اپنا کر گمراہی کے راستوں سے بچا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے وجود کو امت کے لئے امن وسلامتی کا سبب گردانا۔ فرمایا جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو مسلمانوں میں فتنہ وفساد، آپس میں جنگ وجدل بداعتقادی بدعملی، انوار و برکات کا کم ہونا (بالکل ختم ہوجانا) جیسی برائیاں پیدا ہوجائیں گی۔

شانِ صحابہؓ:

گویا ان کا وجود مسعود اتنا بابرکت اور سعادت کا باعث تھا کہ فتنوں اور بے دینی کے اندھیروں کیلئے سد سکندری بن کر ان کو پھیلنے سے روکتے رہے اسی لئے آنحضرتؐ نے اس جماعتِ مطہرہ کے افراد کو ان ستاروں سے تشبیہ دی جن کے وجود سے گناہوں کی تاریکیوں میں گم کردہ راہ لوگوں کو روشنی حاصل ہوجاتی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

ترجمہ: میرے صحابہؓ کی مثال ستاروں جیسی ہے ان میں سے جسکی بھی متابعت اور اقتداء کرو گے ہدایت یافتہ بن جاؤ گے۔

اسوۂ حسنہ کی جامعیت:

اور پھر اللہ کا اس امت پر یہ بھی خصوصی کرم کہ ایسا قائد اور مقتدیٰ کا انتخاب فرمایا کہ شرعی امور تو کیا غیر شرعی معمولات اور سرگرمیوں میں بھی راہِ حق کا تعین فرمادیا۔ تاکہ قیامت تک آنے والا کوئی امتی یہ نہ کہے کہ فلاں جگہ یا فلاں معاملہ میں ہم حضورؐ یا ان کے صحابہؓ کی راہنمائی سے محروم رہے۔ آپ نے نہ صرف ظاہری دشمن سے بچنے کی تدابیر کا بیان فرمایا بلکہ باطنی اور عقیدے کا ازلی دشمن شیطان سے قدم قدم پر بچنے کی بارہا تلقین وطریقے بتلادیئے۔ ابلیس چونکہ بنی آدم کا ایسا حریف ہے جو ایک بھی ایسا موقع ضائع کرنا نہیں چاہتا جس میں وہ اسے ضرر پہونچا سکے حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جب حاجت طبعی سے فراغت کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ خبیث وہاں بھی آدم کی اولاد کو زک پہونچانے کی کوشش کرتا ہے حضورؐ نے یہاں بھی اس کے وار کے توڑ کے لئے ایسے کلمات فرمادیئے۔ یعنی

اللھم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث

ترجمہ: اے اللہ آپ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں پلید جنوں اور خبیثوں سے۔

جس کے پڑھنے سے شیطان لعین کے بیت الخلاء میں تمام حملے بیکار ہوکر اسے خائب وخاسر لوٹنا پڑتا ہے، غرض زندگی کا کوئی ایک بھی ایسا شعبہ نہیں جو تشنہ رہ کر اس میں راہ مستقیم کی تعین نہ فرمائی گئی ہو اب اگر ہم اپنی نفسانی خواہشات

سے اتباع اور اپنے انا کی تسکین کے لئے مذہب اور شریعت کے مقرر کردہ اصول وقواعد اور راہ کو چھوڑ کر ضلال اور لادینیت کے راستوں پر چل پڑے اور اپنے غیر اسلامی اور معاصی سے بھرے اعمال وافکار کے لئے اغیار وکفار کے نظریات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں تو اس میں اللہ اور اس کے رسول صلعم کے طرف سے مقرر کردہ راہِ حق کا قصور نہیں بلکہ یہ اس مردود اور رجیم شیطان کی تقلید کا نتیجہ ہے جس نے طیش میں آ کر قدم قدم پر نوع انسانی کو گمراہ کروانے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔

اسوہ حسنہ جرنیلی راستہ

آج تمام دنیا کے مسلمانوں میں یہ بیماری عام ہو چکی ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے احکامات کو اپنے فہم اور عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں حکم میں کیا فلسفہ اور راز ہے اور فلاں میں کون سی مصلحت ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے' اپنے ادراک وشعور اور دانست کو اللہ کے دین کے تابع کرنے کی بجائے دین کے پورا ڈھانچہ کو اپنا مطیع اور تابع کرنا چاہتے ہیں' ایک طرف تو مالک الملک اور سید الرسل کی محبت اور عظمت کے زبانی کلامی دعوے اور دوسری طرف ان کے احکامات کے وجوہ اور حکمتیں تلاش کرنے کے درپے ہیں ایک معمولی تھانیدار اسٹنٹ کمشنر وغیرہ کے حکم میں وجہ کا پوچھنا ہمارے ہاں اس افسر کی قدرت وعظمت کے خلاف سمجھ کر وجہ پوچھنے والے کو توہین کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ ذاتِ برحق جو حقیقی قدرت وعظمت کا مالک ہے اس کا ہر حکم دین ودنیا ہر لحاظ سے ہمارے لئے سودمند ہے میں بے شمار وجوہات تلاش کر کے ان کے ماننے سے فرار کی راہیں اختیار کی جاتی ہیں' ایسے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے قلوب میں دنیا کے مسند اقتدار پر بیٹھنے والوں کی عظمت واہمیت تو ہے ان کا ہر حکم تو بلاچوں وچرا مان لیا جاتا ہے' مگر حاکم حقیقی اور اقتدار اعلیٰ کے مالک اللہ جل جلالہ کے احکام کی کوئی قدر نہیں گویا دل اس ذاتِ اقدس کی عظمت وجلال سے خالی ہوتا ہے اسی لئے حکم خداوندی کو بدلنے کے لئے مختلف وجوہات' حیلے اور فلسفے تلاش کرنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ دین کی تعلیمات ایسے واضح اور غیر مبہم ہیں کہ ان کی مثال ایک ایسی سیدھی اور جرنیلی شاہراہ کی طرح ہے جس میں کوئی کجی رکاوٹ اور مشکل نہ ہو جو انسان صدقِ دل سے ان تعلیمات پر عمل کرنا اور اپنے لئے منشور بنانا چاہیے وہ اس شاہراہ پر چل کر اللہ وحضور تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اور جو شخص فروعی مسائل میں الجھ کر اپنے ذہنی اختراع ' خودساختہ تعبیرات اور فلسفوں کے مطابق چلنا چاہے وہ گمراہیوں کی دلدل میں پھنس کر بچ نکلنے کے بجائے روز بروز نیچے کی طرف دھنستا جاتا ہے' اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خدا تک رسائی اس کی ناممکن ہو جاتی ہے' کیونکہ دنیا کا ایک مسلم اصول ہے کہ سیدھی شاہراہ پر جانے والا مسافر بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی منزل کو پالیتا ہے اور جو راہ گیر بجائے سیدھی راہ کے دائیں بائیں' غیر معروف و پرخطر اور مبہم پگڈنڈیوں پر چل پڑے وہ ادھر ادھر بھٹک کر منزل مراد کو کبھی نہیں پہونچ سکتا۔ حتیٰ کہ جہاں سے ابتداء کی تھی یعنی اس کا اپنا نقطہ آغاز اس تک واپسی بھی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔

کافر تو اپنے کفر کی وجہ سے نہ صراط مستقیم کا متبع اور نہ اس راہ کے دنیوی واخروی فوائد کا قائل کہ اس سے گلہ کیا

جائے اس کو اگر اس دنیا کے اقتدار و مال و زر کا کچھ حصہ ملا بھی ہے تو وہ بھی بطور ابتلاء و آزمائش، آخرت میں اس کے لئے جہنم ہی جہنم ہے۔

افسوس امت مسلمہ کے افراد پر ہے کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ پست، مغلوب، اغیار کے مظالم کی چکیوں میں پسنے والی اقوام کی حیثیت حاصل کر لی ہے، قطع نظر اس کے کہ یہ کسی ملک میں اقلیت کی حیثیت سے رہ رہے ہیں، یا اکثریت میں ہوں، آزاد ہوں یا اوروں کے زیر تسلط ہوں۔

امت مسلمہ کو فکر و تدبر کی دعوت:

حالانکہ غور سے دیکھا جائے تو اللہ کی کون سی نعمت ہے جس سے یہ محروم ہیں۔ افرادی، عددی لحاظ سے اگر غیر جانبداری سے شمار کیا جائے تو تعداد میں غیر مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ ہیں، اس وقت دنیا میں ساٹھ تک خودمختار سلطنتیں مسلمانوں کی موجود ہیں، پیٹرول و سونے اور قیمتی معدنیات کا کوئی حساب نہیں، علمی و ذہنی صلاحیتوں میں بھی کسی سے کم نہیں، مساجد اور مدارس کی بھرمار ہے وعظوں اور خطبوں کی کمی نہیں، دینی لٹریچر اور اسلامی کتب کی فراوانی ہے، اسلام کے نام پر بڑی بڑی بین الملکی اور بین الاقوامی اجتماعات اور کانفرنسوں کا اہتمام بھی بکثرت ہوتا رہتا ہے، پھر بھی ان تمام اسباب و وسائل کے ہوتے ہوئے مسلمان کفار کے آگے دست سوال پھیلا کر ہر آڑے وقت میں ان کی طرف امداد کے لئے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے مذہبی و معاشرتی اقدار کو کچلنے بلکہ ختم کرنے کے لئے ان کی پوری مشینری ہر وقت متحرک رہتی ہے۔

اختلافات اور انتشار کے لئے مضرات:

مسلمانوں کی اس اجتماعی ذلت و خواری کی سب سے بڑی وجہ مسلمانوں کا آپس میں افتراق و انتشار، ہر فرد و جماعت نے راہ حق کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں اپنے راستے اور نظریہ کو اپنے آپ پر کیا اوروں پر مسلط کر دیا یہی افتراق نہ صرف عند اللہ مذموم ہے بلکہ دنیا میں بھی شکست و مغلوبیت کا سبب بن جاتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

و اطیعوا اللہ و رسولہ، و لا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم (انفال، رکوع ۶)

ترجمہ: ''اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کر کے آپس میں جھگڑے مت کرو ورنہ تمہاری ہمت تم کو جواب دے کر تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''

ہر آدمی اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے کے بعد دین کے قطعی احکامات میں رائے زنی کو اپنا استحقاق سمجھتا ہے اسی خود پسندی کی وجہ ہر ایک اپنے لئے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے میں مصروف رہ کر راہ حق اور دین قیم جو مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اجتماع کا مظہر ہے کہ چھوڑنے کے بعد گروہ بندی و تفرقہ کا سبب بن جاتا ہے۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی بے بسی' زبوں حالی اور پستی کے ذکر کے مواقع پر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں کی رسوائی کی وجہ ان کے آپس میں اختلافات اور شیطان کے ایمان بالقرآن جو ایمان کی روح ہے کہ بارہ میں مسلمانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر کے ایمان اور احکام الٰہی کی اہمیت اور وقعت کو کم کرنا ہے' فرماتے کبھی شیطان دل میں یہ وسوسہ پیدا کر دیتا ہے کہ قرآن میں تو نماز کے بارے میں صرف اقیمو ا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے تو پانچ وقت نمازیں اور ان کی رکعات کا ثبوت کہاں سے آیا' بعض اوقات شیطان کی وہ ذریت اور اولاد جن کی شکل تو انسانوں کی ہے مگر عمل اور عقیدہ میں ابلیس کی حقیقی نیابت کرتے ہیں ذہنوں کو پراگندہ کر دیتے ہیں' کہ العیاذ باللہ حضور اقدس صلعم کی حیثیت تو صرف ڈاک لانے والے ڈاکیہ کی تھی۔ بس اس سے آگے کچھ نہیں اور ان کا کوئی قول' فعل' تقریر حجتِ شرعی نہیں اسی شیطان الانس کے وسوسہ اندازی کا اثر قبول کر کے بعض لوگ اسلام کے قرآن کے بعد دوسرے اہم ستون حدیث سے انکار کر کے دین قیم کو چھوڑ دیتے ہیں' صراط مستقیم جب ترک کر دیا' ایمان نہ رہے' کامل ایمان نہ ہونے کی صورت میں کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا جو رعب و دبدبہ تھا وہ بھی ختم ہو کر مسلمانوں کی حیثیت آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق اس طعام کے مشابہ ہوگئی جیسے سجے سجائے دسترخوان پر چن کر رکھ دیا جائے اور جس کی مرضی ہو اسے کھائے یا اٹھا کر ساتھ لے جائے اسے اپنے دفاع کا حق اور نہ طاقت ہوتی ہے۔

اگر اللہ کے دین کو اس کے اپنی اصل صورت میں مشعل حیات مان کر اس کے مطابق زندگی گزاری جائے تو دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی نیز اگر اللہ کے بتائے ہوئے راہ حق کو اپنی رائے اور فکر کے تابع کر کے تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے تو دنیا میں ذلت اور روز محشر بھی اللہ کی ناراضگی مول لینی پڑے گی۔

<u>خلاصہ تقریر:</u>

اس تمام بیان کا خلاصہ یہ نکلا کہ دین قیم جو قرآن' احادیث نبوی' صحابہ کرامؓ کے اقوال وافعال کی صورت میں الحمدللہ ہر قسم کی تحریفات اور ابلیسی ترمیمات سے اب تک محفوظ ہے اور تا قیامت اللہ اس کی حفاظت کرے گا پر چل کر ہی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح اخروی و دنیوی عظمت و رفعت کے سزاوار ہو سکتے ہیں' ورنہ زہریلے نظریات وافکار کا بیج امت مسلمہ کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کر کے آپس میں دست و گریبان ہونے کے علاوہ اسلام کے دشمنوں کیلئے بھی تر نوالہ کی صورت میں اپنی تضحیک کے سامان میں اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ دین حقہ کے نام لیواؤں کو صراط مستقیم پر چلنے ا اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق نصیب فرمادیں! امین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔